مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک عورت جس کا انتقال ایک سال پہلے ہوا، اس کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی، جو سب اپنے اپنے گھروں میں رہتے تھے، یہ خود اکیلی رہتی تھیں، مرنے سے پہلے انہوں نے کہا، میرے بڑے بیٹے کو کچھ نہیں دینا وہ خوشحال ہے، دوسرے نمبر والے بیٹے نے بھی مجھے بہت دکھ دیے ہیں، اسے بھی کچھ نہیں دینا، سب سے چھوٹے بیٹے کو ڈائنگ ٹیبل بمعہ کرسیاں اور اوون دینا، باقی میرا گھر میری بیٹی کا ہے، مگر انہوں نے اپنی بیٹی کو لکھ کر کچھ نہیں دیا اور نہ ہی بیٹی کے نام گھر ٹرانسفر کیا تھا۔ پھر مرحومہ نے یہ وصیت کی تھی، کہ میرے بعد میرا گھر بیچ کر دس لاکھ مسجدوں میں دے دینا، کیا ان کی وصیت پوری کرنا ضروری ہے، کیا دس لاکھ سے کم بھی دے سکتے ہیں؟ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

وضاحت: مرحومہ کا چھوڑا گیا کل ترکہ تقریباً 50 لاکھ مالیت سے زائد ہے۔ کوئی وارث اپنا حصہ چھوڑنے کے لئے راضی نہیں ہے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ شریعت نے وارث کا حق متعین کر دیا ہے، اُن کے لیے وصیت نہیں ہے لہٰذا کسی ایک، چند یا سب وارثوں کے لیے وصیت کرنا شرعاً صحیح و معتبر نہیں، یعنی وارث یا ورثاء کے لیے وصیت کی صورت میں بھی مرحوم کا ترکہ وراثت کے ضابطوں کے مطابق ہی تقسیم ہوگا، وصیت کے مطابق نہیں۔

بشرط صحت بیان "والدہ مرحومہ (رقعیہ بی بی) کا اپنی وفات سے پہلے یہ کہنا کہ "میرے بڑے بیٹے کو کچھ نہیں دینا، وہ خوشحال ہے، دوسرے نمبر والے بیٹے نے بھی مجھے بہت دکھ دیئے ہیں، اسے بھی کچھ نہیں دینا، سب سے چھوٹے بیٹے کو ڈائنگ ٹیبل بمعہ کرسیاں اور اوون دینا ہے، باقی میرا گھر میری بیٹی کا ہے" جس کا حکم یہ ہے کہ شرعاً یہ وصیت نافذ نہیں ہوگی، کیونکہ حدیث شریف کے مطابق "وارث کے لئے وصیت نہیں" لہٰذا صورت مسئولہ میں مرحومہ (رقعیہ بی بی) کا گھر اور گھر میں رکھا ہوا سارا سامان، مرحومہ کے ترکہ میں شمار ہو کر تمام شرعی ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم ہوگی۔

اسی طرح مرحومہ کی وصیت کہ "میرے بعد میرا گھر بیچ کر دس لاکھ مساجد میں دے دینا" شرعاً نافذ العمل ہوگی، کیونکہ دس لاکھ مرحومہ کے کل ترکہ کے ایک تہائی سے کم ہے۔لہٰذا مرحومہ کی وصیت کے مطابق مساجد میں دس لاکھ ہی دیئے جائیں گے اس سے کم دینا شرعاً جائز نہیں۔

واضح رہے کہ جو کچھ سائلہ کی والدہ مرحومہ (رقعیہ بی بی) نے منقولہ، غیر منقولہ حلال مال وجائیداد، سونا، چاندی، نقدی، برتن، کپڑے، چھوٹا بڑا گھریلو سازوسامان وغیرہ اور وہ قرضہ جو مرحومہ نے کسی سے لینا ہو، چھوڑا ہے، وہ سارے کا سارہ میت کا ترکہ شمار ہوگا۔اس میں سب سے پہلے اگر میت کے ذمہ کوئی قرض واجب الادا ہے، تو اس کو ادا کیا جائے گا۔اگرچہ سارا مال ہی اس میں چلا جائے۔اس کے بعد بقیہ ترکہ میں سے اگر میت کی طرف سے کوئی جائز وصیت غیر وارث کے لیے کی گئی ہو، تو وہ بقیہ مال کے ایک تہائی تک نافذ العمل ہوگی۔اس کے بعد جو حلال مال بچے وہ شرعی ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

بشرط صحت بیان اگر والدہ مرحومہ (رقعیہ بی بی) کی وفات کے وقت ان کے شرعی ورثاء میں صرف تین بیٹے اور ایک بیٹی ہی شامل تھیں، تو مرحومہ کے کل حلال ترکہ سے دس لاکھ کی وصیت نافذ کرنے کے بعد 7 برابر حصے کرکے ہر ہر بیٹے کو 2،2 حصے یعنی 28.57 فیصد اور بیٹی کو ایک حصہ یعنی 14.28 فیصد دیا جائے گا۔

۱. قال العلامہ المرغینانیؒ: ولا تجوز لوارثہ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام: ان اللہ تعالیٰ اعطی کل ذی حق حقہ ألا لا وصیۃ لوارث ولانہ یتأذی البعض بایثار البعض ففی تجویزہ قطیعۃ الرحم ولانہ حیف بالحدیث الذی رویناہ۔ (الھدایۃ: ج/۴، ص/۶۲۵، کتاب الوصایا)

۲. عن عمرو بن خارجۃ خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ ألا لا وصیۃ لوارث۔ (سنن النسائی: ج/۲، ص/۱۳۱، کتاب الوصایا، باب ابطال الوصیۃ للوارث)

عن أبي أمامۃ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول في خطبتہ عام حجۃ الوداع: "إن اللہ قد أعطی کل ذي حق حقہ فلا وصیۃ لوارث" رواہ أبو داود وابن ماجۃ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الوصایا، الفصل الثاني، ص ۲۶۵، ط: المکتبۃ الأشرفیۃ دیوبند)،

ولا لوارثہ۔۔۔إلا بإجازۃ ورثتہ لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: "لا وصیۃ لوارث إلا أن یجیزھا الورثۃ" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الوصایا، ۱۰: ۳۴۶، ط: مکتبۃ زکریا دیوبند)، وإن أجاز البعض دون البعض یجوز علی المجیز بقدر حصتہ دون غیرہ ولولایتہ علی نفسہ فقط (مجمع الأنھر، کتاب الوصایا، ۴: ۴۱۹، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۳. تتعلق بترکۃ المیت حقوق أربعۃ: الأول: یبدأ بتکفینہ وتجھیزہ ۔ ثم تقضی دیونہ من جمیع ما بقي من مالہ، ثم تنفذ وصایاہ من ثلث ما بقي بعد الدین، ثم یقسم الباقي بین ورثتہ بالکتاب والسنۃ والاجماع۔ (السراجي في المیراث ص: ۳-۴، کذا في الدر المختار / کتاب الفرائض ۶/۷۵۹ کراچی) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء شارع فیروز پور لاہور

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۸/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

15/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۸ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ